وزیرِاعظم پاکستان جناب سید یوسف رضا گیلانی کا
"آشا" ورکنگ ویمن اسمبلی سے خطاب
(22 دسمبر 2010)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سپیکر قومی اسمبلی ڈاکٹر فہمیدہ مرزا صاحبہ،
وفاقی وزیر برائے ترقیِ نسواں، ڈاکٹر فردوس عاشق اعوان صاحبہ،
سپیشل اسسٹنٹ ٹو دی پرائم منسٹر، بیگم شہناز وزیر علی صاحبہ،
ڈاکٹر فوزیہ سعید صاحبہ اور خاص طور پر آشا کے دیگر ممبران
خواتین وحضرات

السلام علیکم!

کارکُن خواتین کے خلاف امتیازات کے خاتمے کے لیئے کوشاں تنظیم "آشا" کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والی اِس "ورکنگ ویمنز اسمبلی" میں شرکت میرے لیئے کئی اعتبار سے اہم بھی ہے اور باعثِ افتخار بھی۔ اہم اِس لیئے کہ یہ تقریب ملکی آبادی کی اُس انتہائی کارآمد افرادی قوت (human resource) سے متعلق ہے جس کی بھرپور اور یقینی شمولیت کے بغیر ملکی ترقی کا کوئی بھی خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ اور باعثِ افتخار اِس لیئے کہ میں بھی اِسی کارآمد افرادی قوت کا نمائندہ ہونے کا دعویٰ دار ہوں۔ آپ سب کو یاد ہوگا کہ میں نے بارہا کہا ہے کہ میری constituency خواتین اور اقلیتیں ہیں۔ یہی سبب ہے کہ موجودہ حکومت کا بنیادی focus اِنہی پسے ہوئے طبقات کو ہر سطح پر اُبھارنا اور اِن کے حقوق کا تحفظ کرنا رہا ہے۔ اِسی وجہ سے آج کی اس تقریب میں نہ صرف چاروں صوبوں سے، بلکہ آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان تک سے آنے والی پُرعزم اور جفاکش خواتین شرکت کر رہی ہیں۔

ایک مضبوط اور فعال جمہوریت کا بلاتعطل تسلسل انسانی حقوق کی یقینی فراہمی کی واحد ضمانت ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے لیئے لازم وملزوم ہیں۔ وطن عزیز کی عورت کے جذبۂ جرأت کے اعتراف کے طور پر پہلی بار موجودہ حکومت نے اس سال 12 فروری کے دن کو سرکاری سطح پر **"پاکستانی عورت کے قومی دن"** کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا تاکہ آنے والی نسلوں کے حافظے میں یہ قربانی ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے محفوظ ہوجائے۔

موجودہ حکومت کا یہ فیصلہ اُن کئی اقدامات کی ایک اور کڑی تھا جو خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیئے ہماری جانب سے اُٹھائے گئے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ یہ فیصلہ پاکستان پیپلز پارٹی کی اُس commitment کا مظہر بھی ہے جو ہماری جماعت کو ملک کی سب سے بڑی سیاسی قوت ہی نہیں بلکہ حقوقِ نسواں کی موثر ترین علمبردار بھی بناتی ہے۔ یہ سہرا صرف اِس party کے سر ہے کہ:-

☆ ملکی تاریخ میں قائم ہونے والی تمام چھوٹی بڑی سیاسی پارٹیوں میں پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت ایک نہیں بلکہ دو مرتبہ بیگم نصرت بھٹو اور شہید محترمہ بینظیر بھٹو جیسی بے مثال خواتین نے کی۔

☆ اِسی جماعت کی کارکُن خواتین ساری دنیا میں women rights activists کے طور پر اپنا ایک منفرد مقام رکھتی ہیں۔

☆ اِسی جماعت نے پہلی بار عورتوں کے حقوق کو اپنے سیاسی منشور کا اہم حصہ بنایا اور ہر بار منتخب ہونے پر اِس منشور پر عمل کیا۔

خواتین وحضرات!

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے دورِ اقتدار میں اہم فیصلے کیئے گئے جو خواتین، خصوصاً Working women کے لئے بھی اہم ثابت ہوئے ہیں۔

- شہید ذوالفقار علی بھٹو کے عہدِ حکومت میں پہلی بار 1973 کے آئین کے تحت قانون ساز اسمبلیوں میں عورتوں کی نشستیں مخصوص ہوئیں۔ پہلی بار ایک خاتون کو 1974 میں سینٹر بنایا گیا اور اِسی سال پہلی خاتون پارلیمانی سیکرٹری بھی مقرر کی گئی۔ موجودہ حکومت نے اسی روائیت کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے نہ صرف اٹھارویں ترمیم

کے ذریعے سے خواتین نشستوں کا تحفظ کیا بلکہ پہلی بار سب سے زیادہ تعداد میں 8 سے زائد خواتین کو وفاقی کابینہ میں شامل کیا، 6 خواتین کو پارلیمانی سیکرٹری مقرر کیا، اور پہلی مرتبہ 7 خواتین کو قومی اسمبلی اور 5 خواتین کو سینٹ کی قائمہ کمیٹیوں کا Chairperson منتخب کیا گیا۔

- اِسی جماعت نے 1988 میں دنیا کو شہید محترمہ بینظیر بھٹو کی شکل میں پہلی مسلمان خاتون وزیرِ اعظم دی اور اِسی جماعت نے 2008 میں ڈاکٹر فہمیدہ مرزا کو دنیا کی پہلی مسلمان خاتون سپیکر کے طور پر منتخب کیا اور یہاں میں یہ بھی کہتا چلوں کہ محترمہ بے نظیر بھٹو بھی ایک کامیاب Working Woman تھیں اور ڈاکٹر فہمیدہ مرزا بھی ایک کامیاب Working Woman ہیں۔
- پاکستان پیپلز پارٹی ہی کے پہلے عہد میں محترمہ رعنا لیاقت علی خان کو پہلی خاتون گورنر مقرر کیا گیا اور پھر 35 سال بعد موجودہ حکومت نے 2009 میں مرحومہ ڈاکٹر شمع خالد کو گلگت بلتستان کی گورنر مقرر کر کے یہ اعزاز بھی برقرار رکھا۔
- وہ بھی PPP ہی کا دور تھا جب ایک خاتون کو کسی یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا گیا اور آج بھی یہ PPP ہی ہے جس نے 9 اہم ترین یونیورسٹیوں اور Degree Awarding Institutions کی سربراہی خواتین کو سونپی ہے۔
- اِسی طرح پہلی PIA کی پائلٹ، افواج اور دیگر سکیورٹی اداروں میں خواتین افسروں کی تعیناتی، خواتین پولیس فورس کا قیام، ہائیکورٹ کی سطح پر خواتین ججوں کا تقرر، Planning Commission میں پہلی بار خاتون رُکن کا تقرر، Special Advisor to the Prime Minister جو ایک خاتون ہیں اور یہاں موجود ہیں، خواتین سیکرٹریوں اور سب سے بڑھ کر آج سول بیوروکریسی کا سب سے اہم عہدہ Principal Secretary to the Prime Minister پر ایک خاتون کا تقرر۔۔۔ یہ تمام وہ ناقابلِ فراموش حقیقتیں ہیں جو خواتین کو بطور working women ریاست کے مرکزی دھارے میں لانے کے لیئے آپ کی عوامی حکومتوں نے پورے عزم اور تسلسل کے ساتھ انجام دی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہ اقدامات ہیں جن کے نتیجہ میں آج ایک ایسا trend set ہو چکا ہے جسے آنے والے کسی بھی دور میں بدلا نہیں جا سکتا۔

لیکن ساتھ ہی ساتھ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اِس trend کو دائمی اور محفوظ بنانے کے لیئے موثر قانون سازی بھی انتہائی اہمیت کی حامل ہے اور اِس مقام پر میں پوری پارلیمنٹ اور بطورِ خاص خواتین Parliamentarians کو خراجِ تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جن کی ذاتی کوششوں سے ایسے حساس موضوع پر ملکی تاریخ میں ایک اور Step کو ممکن بنایا گیا اور Protection Against Sexual Harrasment At Workplace سمیت خواتین سے متعلق تمام Bill متفقہ طور پر منظور کرائے گئے۔ اِس ضمن میں دو ادارے ہماری خاص شاباش کے مستحق ہیں۔۔۔ ایک تو اسپیکر صاحبہ کی سربراہی میں کام کرنے والا Women's Parliamentary Caucus ہے جس کے پلیٹ فارم پر تمام سیاسی مکاتبِ فکر کی خواتین ارکانِ پارلیمنٹ اکٹھی ہوئیں اور اِن سب نے مل کر وہ قومی اتفاقِ رائے ممکن بنایا۔

دوسرا اہم ادارہ جس کا میں ذکر کرنا چاہوں گا وہ Working Women سے متعلق شہری تنظیموں کے اتحاد "AASHA" کا ہے جس نے ڈاکٹر فوزیہ سعید کی قیادت میں Sexual Harrasment جیسے حساس موضوع پر پارلیمٹ کی پوری پوری معاونت اور راہنمائی کی۔ یہ قانون سازی کے میدان میں "Public-Private Partnership" کی ایک شاندار مثال ہے اور مجھے یقین ہے کہ Civil society اور پارلیمنٹ کے درمیان ایسا مفید تعاون مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ سب اِس شکایت سے بخوبی واقف ہیں کہ قوانین تو بنا دیئے جاتے ہیں لیکن اِن پر عملدرامد پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ خواتین اور working women سے آپ کی حکومت کی یہ commitment ہے کہ ہم ایسا بالکل نہیں ہونے دیں گے۔ بیگم شہناز وزیر علی صاحبہ کی Presentation سے آپ سب کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ Harrasment کے قانون کے بارے میں ہم کتنے سنجیدہ ہیں۔ میری خاص ہدائیت پر پرنسپل سیکرٹیری نے اِس امر کی ذاتی طور پر نگرانی کی کہ تمام وفاقی وزارتوں اور متعلقہ اداروں میں اِس پر عملدرامد کا Code of Conduct بنایا اور مجھے خوشی ہے کہ اب تک 44 وزارتوں میں سے 38 میں یہ Code of

Conduct کام کر رہا ہے۔ 18th Ammendment کے تحت جو امور صوبوں کو منتقل ہو رہے ہیں، مجھے توقع ہے کہ اُن میں بھی یہ قانون پوری طرح سے لاگو ہو گا۔ اور عنقریب ہر فیکٹری، بینک، دفتر، مل اور دیگر اداروں میں کام کرنے والی ہر عورت پورے احساسِ تحفظ کے ساتھ ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کرے گی۔ بلکہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ایسے ثمرات ظاہر بھی ہونا شروع ہو گئے ہیں کیونکہ آج جس بڑی تعداد میں ہم خواتین کو میڈیا، بزنس، بینکنگ اور ایسے ہی دیگر غیر روائیتی میدانوں میں آگے بڑھتا ہوا دیکھ رہے ہیں وہ ظاہر کرتا ہے کہ اب ایک ایسا "نیا پاکستان" اُبھر رہا ہے جہاں انسان کو Gender کی بنیاد پر نہیں بلکہ صرف اور صرف اہلیت کی بنیاد پر جانچا جائے گا۔

**** Working women کے تحفظ اور ترقی کی خاطر Harrasment کے اِس قانون کے مکمل نفاذ کی خاطر میں آج یہ اہم اعلان بھی کرنا چاہتا ہوں کہ اِس قانون کے تحت ملک میں پہلی خاتون Ombudsperson کا تقرر کیا جا رہا ہے اور اِس اہم عہدے پر ملک کے پسماندہ علاقے مالاکنڈ سے محترمہ مسرت ہلالی کو تعینات کیا جا رہا ہے۔

**** موجودہ حکومت نے Working Women کی اہمیت کے پیشِ نظر یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ اب ہر سال December 22 کا دن سرکاری سطح پر "National Day for Pakistani Working Women" کے طور پر منایا جائے گا۔

**** وہ تمام وفاقی محکمے جن میں Harrasment سے متعلق قانون پر عملدرامد نہیں کیا گیا وہ ایک ماہ کے اندر اندر اِس سے متعلق Code of Conduct کا نفاذ یقینی بنائیں۔ میں نے Concerned Departments کو یہ ہدایات جاری کر دی ہیں کہ وہ اِس ضمن میں مجھے جلد از جلد رپورٹ پیش کریں۔ میری یہی ہدایات تمام صوبائی، آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کی حکومتوں کے لیئے بھی ہیں۔

And before I conclude, Ladies and Gentlemen! I wish to add a few sentences in English for our foreign guests. Please be sure that the present government attaches utmost importance and priority to the cause of women, especially the working women. It is in this spirit that our Government has vigorously followed the PPP agenda of bringing women to the mainstream by appointing them to the key decision-making positionsin an unprecedented way. It is also in the same spirit that we have also enactedan important legislation, for which I compliment the entire Parliament, besides AASHA ladies.

I would also like to reiterate my Government's commitment to firmly implement the Law on Protection against Sexual Harassment with zero tolerance. I am therefore pleased to appoint Mohtarma Musarrat Hilalyas the First Woman Ombudsperson in order to provide a legal forum take their grievances for a just resolution.where working womencan

I am also declaring December 22 as the"National Day of Pakistani WorkingWomen". I am sure that these actions of our government will pave the way for making Pakistan a genderbalanced, gender-friendly andgender supportive democratic polity, where all women have equal rights and opportunities as enshrined in the Constitution for their development.

آخر میں میں پاکستان کی تمام Working Women کو سلام پیش کرتا ہوں اور یہ توقع کرتا ہوں کہ اس ملک کی ترقی میں وہ اپنا بھرپور کردار ادا کریں گی۔

پاکستان پائندہ باد۔